رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قل ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء والله واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو۔

فہرست مضامین

ایڈیٹر۔ غلام نبی۔ اسسٹنٹ۔ محمد ...

نمبر ۱۶ | مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۲۲ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۴ محرم الحرام ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں ۲۳ تاریخ سے حضور نے دو وقت درس دینا شروع فرما دیا ہے۔ یعنی صبح سات بجے سے ساڑھے گیارہ بارہ بجے تک اور بعد عصر کے بعد مغرب تک ۲۶۔ اگست ساتواں پارہ ختم ہوا اور آٹھواں شروع ہو گیا ہے۔ بیرونی احباب کو جوں جوں موقع مل رہا ہے۔ شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔

جمعہ اور ہفتہ کے روز کسی قدر بارش ہوئی۔ مطلع ابر آلود رہتا ہے +

اخبار احمدیہ

امریکہ میں تبلیغ

نوح زمان سب سے پورا تاریخی واقعہ طوفان سے ہلاکت کا طوفان نوح ہے۔ جو قبل اسلام اکتیس سو سال ہوا۔ غضب الٰہی نے اس علاقہ کے لوگوں کو جہاں حضرت نوح علیہ السلام تھے۔ تکذیب نبی کی سزا میں ہلاک کر دیا۔ تب سے اس قسم کی ہلاکتوں کے حادثات کم و بیش ہر زمانہ میں ہوتے چلے آئے ہیں۔ مگر پھر اس زمانہ میں ان کا ظہور بہت کثرت سے ہوا۔ کیونکہ پھر خدا تعالیٰ نے ایک نوح اس زمانہ میں بھیجا اور ... سرکشی اختیار کی ... حکم دیا۔ نوح اول کا علاقہ تبلیغ تو محدود تھا۔ مگر نوح ایں زمان نے محمدیت کے ظل میں ہو کر ساری دنیا پر اپنی تبلیغ کو اپنی عمر میں پہنچا دیا۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ اس کے نشانات کا ظہور بھی ہر جگہ ہے۔ قریباً ہر ملک نے زلزلہ وبار اور طوفان کے متعلق نبوت مسیح موعود کو پورا ہوتا ہوا دیکھا ہے۔ آج خبر آئی ہے۔ کہ ملک سالویڈور میں آبی طوفان سے تین سو آدمی مر گئے۔ اور بہتوں کا پتہ نہیں۔ ملک کے پریزیڈنٹ کو جماعت احمدیہ کی طرف سے ہمدردی کا تبلیغی خط لکھا گیا ہے۔ اللھم انا نعوذ بک من غضبک۔

شدت گرمی امریکہ میں جیسی سردی کی شدت ہوتی ہے ویسی ہی گرمی کی شدت۔ جاڑوں میں ... اور ... کے انجماد سے ... جاتے ہیں

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دار الامان - ۲۸ - اگست ۱۹۲۲ء

چند اعتراضات کے جواب

فرمودہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

ایک خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کو چند اعتراضات کے حسب ذیل جواب لکھائے :-

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ

سوال :- ہمارے سرور کائنات پر حضرت عیسیٰ کو کیوں ترجیح دیتے ہیں۔ کیا حضرت عیسیٰ مجسم خدا تھے ؟

جواب - حضرت عیسیٰ کو ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر عیسائی لوگ ترجیح دیتے ہیں۔ اور وہ اسلئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے قائل نہیں۔ باقی رہے مسلمان سو وہ لفظاً یہ نہیں کہتے کہ حضرت عیسیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں۔ گو وہ حضرت عیسےٰ کی بعض ایسی خوبیوں کے قائل ہیں۔ جن کی وجہ سے ماننا پڑتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ مُردے زندہ کیا کرتے تھے۔ اور آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں۔ مگر یہ تینوں باتیں جن معنوں میں لوگ سمجھتے ہیں۔ غلط ہیں۔ قرآن کریم اسکے مخالف کہتا ہے۔ قرآن کریم سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ سب سے اعلیٰ پرندے رسول اللہ نے پیدا کئے۔ سب سے زیادہ مُردے آپ ہی نے زندہ کئے۔ اور درحقیقت آپ ہی زندہ ہیں۔ اگر مسلمان قرآن کریم کے بتلائے ہوئے اعتقادات پر قائم رہتے

قرآن پر کیوں اعتراض کئے جاتے ہیں

سوال نمبر ۲ :- قرآن پاک پر زبردست حملہ کیوں کئے۔ کیا قرآن شریف میں سب جھوٹی اور لغو حکایات ہیں۔ جن کا کہیں بھی کسی پرانی تاریخ یا مذہبی کتاب میں ذکر نہیں۔ کیا قرآن کریم خدا کا کلام نہیں ہے ؟

جواب :- دنیا میں سب مذاہب آپس میں لڑ رہے ہیں جب ایک دوسرے کو سچا نہیں سمجھتا تو حملہ کریگا۔ مسلمان اور عیسائی وید کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ہندو اور مسلمان توریت کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اسلئے کونسا مذہب ہے۔ جو پر دوسرے حملہ نہیں کرتے۔ ہاں قرآن کریم کے خلاف ایک خاص جوش ہے۔ جو دوسری کتب کے خلاف نہیں۔ جس کی وجہ یہ نہیں۔ کہ قرآن کریم جھوٹا ہے۔ بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم سچا ہے۔ غیر ہندو جو مسلمان نہیں ہیں خوب سمجھتے ہیں کہ وید دنیا کو فتح نہیں کر سکتے۔ لیکن قرآن کریم میں وہ طاقت موجود ہے کہ وہ دنیا کو کھا جائے اسلئے اسکی زیادہ مخالفت کی جاتی ہے۔ اسی طرح ہندو لوگ جانتے ہیں کہ دولت اور رسوخ کو علیحدہ کر کے انجیل اور توریت میں کوئی بھی بات نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے ہندوؤں کو ان کتابوں سے کوئی خوف ہو۔ لیکن قرآن کریم کی نسبت سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس کی تعلیم کا مقابلہ ہم نے نہ کیا۔ تو یہ ہماری تعلیم کو باطل کر دیگی۔ اسلئے وہ اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ کوئی ریوڑ ہو مختلف جانوروں کا۔ اسمیں اگر بکری یا گائے گھس آئے۔ تو کوئی گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ لیکن اگر شیر آجائے۔ تو سب اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ باقی مذاہب ایک دوسرے کے حملوں کو معمولی سمجھتے ہیں۔ اسلئے وہ دوسروں کی چنداں پرواہ نہیں کرتے۔ مگر قرآن کریم کی تعلیم کے آگے ان کے سب طلسمات ٹوٹ جاتے ہیں۔ اسلئے وہ اسکے خلاف اپنا پورا زور خرچ کر دیتے ہیں ؎

ذبیح اللہ کون تھا؟

سوال نمبر ۳ :- توریت میں حضرت اسمٰعیل کی نسبت قربانی کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ حضرت اسحٰق کا ہے۔ اور قرآن میں حضرت اسمٰعیل کا۔ یہ اختلاف کیوں ہے۔ کس کو غلط ثابت کریں۔ جبکہ توریت ایک قدیمی کتاب ہے؟

جواب - اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ توریت میں قربانی کے متعلق اسحٰق کا ہی ذکر ہے۔ لیکن خود توریت سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ اسحٰق قربان ہی نہیں ہو سکتے۔ اسلئے کہ اسحٰق حضرت ابراہیم کے دوسرے بیٹے ہیں۔ اور بڑے بیٹے حضرت اسمٰعیل ہیں۔ قربانی تب ہی اپنی اصلی شان میں ظاہر ہوتی ہے جبکہ اکلوتے بیٹے کے ذبح کرنے کے لئے وہ تیار ہوتے دو میں سے ایک کو قربان کر دینا یا اس کے لئے تیار ہو جانا ایسا فعل نہیں ہے۔ جیسا کہ اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جانا۔ شاید یہ کہا جاوے۔ کہ پہلی بیوی کی اولاد تو حضرت اسحٰق ہی تھے۔ اسلئے وہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو محبوب اور پسند ہونگے مگر یہ بات درست نہیں۔ اسلئے کہ بائبل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت اسحٰق کی بشارت حضرت ابراہیم کو دی گئی۔ تو انھوں نے خدا تعالیٰ سے یہ کہا کہ مجھے اور بیٹے کی ضرورت نہیں۔ حضرت اسمٰعیل ہی زندہ رہے، یہ کافی ہے۔ اس سے اس محبت اور پیار کا پتہ چلتا ہے جو حضرت ابراہیم کو حضرت اسمٰعیل سے تھی۔ علاوہ ازیں خود بائبل ہی میں ایسے الفاظ موجود ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم نے اپنے اکلوتے اور پلوٹھے بیٹے کی قربانی کی۔ اور وہ الفاظ حضرت اسحٰق کے اوپر چسپاں ہو ہی نہیں سکتے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے اس زمانہ میں کہ بائبل میں تغیرات کئے گئے۔ اسمٰعیل کی جگہ اسحٰق کا نام لکھ دیا ہے۔ تاکہ وہ فضیلت ان کے خاندان میں رہے۔ اور اس قسم کے تغیرات بائبل میں بہت ثابت ہیں ؎

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

سوال نمبر ۴ :- سرور کائنات نے فرمایا ہے کہ میری خاطر سب کچھ [illegible] مگر ہم انجیل میں بھی یہی دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ نے بھی کہا ہے۔ کہ میں ازل سے ہوں اور ابد الآباد تک رہونگا۔ اور میری خاطر سب کچھ ہوا ہے ؎

جواب :- مجھے تو انجیل میں ایسے الفاظ کوئی نظر نہیں آئے کہ حضرت عیسیٰ نے یہ کہا ہو کہ تیری ہی خاطر سب کچھ ہوا۔ بلکہ انجیل میں مجھے تو یہی الفاظ نظر آتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اپنے آپ کو حضرت موسیٰ کا ایک متبع نبی قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے بعد میں آنے والے ایک نبی کی خبر دیتے ہیں۔ جس کی نسبت فرماتے ہیں کہ میرا جانا بہتر ہے تاکہ وہ تمہارے پاس آئے۔

معجزہ شق القمر

سوال نمبر ۵ :- معجزہ شق القمر کا ذکر کسی پرانی سے پرانی تواریخ سے بھی ثابت نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شق القمر کا معجزہ دکھایا تھا۔ آپ کے پاس کوئی تواریخی ثبوت ہے۔ قمر ایک ہی ہے۔ اسلئے اگر کوئی حادثہ ہو تو دنیا بھر کی شہادت ہو سکتی ہے۔

جواب :- قرآن شریف میں جس طرح کا معجزہ لکھا ہے اس سے کسی تواریخی شہادت کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ وہ اپنی شہادت آپ ہے۔ اور کوئی دنیا میں اس کی بات کا انکار نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف نے اس معجزہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے کہ اقتربت الساعة و انشق القمر۔ یعنی ساعت قریب آگئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے۔ چاند کے پھٹنے کو اس بات کا نشان قرار دیا ہے کہ ساعت بالکل قریب آگئی۔ اب یہ ظاہر بات ہے کہ چاند کا پھٹنا اس طرز پر جو سمجھا جاتا ہے یہ نہ تو قیامت کیلئے نشانی ہے۔ اور نہ اس کے بعد قیامت آئی۔ پس ساعت سے مراد جیسا کہ قرآن شریف کی دوسری آیات سے معلوم ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی تباہی کی ساعت تھی۔ اور چاند پھٹنے سے مراد عرب کی حکومت کی تباہی تھی۔ کیونکہ چاند عربوں کا قومی نشان ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کیا۔ تو اس جگہ جہاں یہودیوں کا قبیلہ بستا تھا۔ ایک سردار کی بیٹی جس کا نام صفیہ تھا۔ بعد میں انھوں نے اپنی خواب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنائی۔ کہ میں نے دیکھا تھا کہ چاند میری جھولی میں آگیا جب میں نے یہ خواب اپنے باپ کو سنائی۔ تو اس نے زور سے تھپڑ مارا۔ اور کہا تو عرب کے بادشاہ سے نکاح کرنا چاہتی ہے۔ پس چاند عرب کی سلطنت کی علامت ہے۔ اور پھٹنے سے مراد یہ ہے کہ اسوقت کی سلطنت تباہ ہو جائیگی۔ اور کوئی نئی بادشاہت قائم کی جائیگی۔ پس یہ ایک پیشگوئی تھی چاند کا پھٹنا ایک نظارہ تھا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھ بعض صحابہ کو اور بعض دشمنوں کو بھی اللہ تعالےٰ نے دکھایا۔ اور کشوف کے متعلق یہ بات ثابت ہے کہ بعض دفعہ علاوہ اس شخص کے جس کو دکھائے جاتے ہیں دوسرے شخص کو بھی دکھائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کشفی طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاند پھاڑ کر دکھایا۔ اور یہ کشف آپ کے بعض صحابہ اور بعض دشمنوں کو بھی دکھایا۔ اور اس کی تعبیر یہ تھی کہ عرب کی تباہی کا وقت قریب آگیا۔ چنانچہ یہی مضمون قرآن شریف نے بیان کیا۔ اور چاند کے پھٹنے کو اس امر کی دلیل قرار دیا ہے۔ ہاں اس غرض سے کہ غیروں میں سے بھی کوئی شہادت رہ جائے اس نے یہ نظارہ بعض اور لوگوں کو بھی دکھلایا۔ چنانچہ ہندوستان کے ایک بادشاہ کی شہادت درج ہے۔ کہ اسی زمانہ میں جب کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نظارہ دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ چاند پھٹا ہے۔ (دیکھو کتاب تاریخ فرشتہ) ہاں میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ چاند واقعہ میں ظاہر طور پر نہیں پھٹا۔ کیونکہ ہزاروں منجم دنیا کے مختلف گوشوں میں بیٹھے ہیں۔ کسی منجم نے اس بات کو نہیں دیکھا اس سے ہم یہی سمجھتے ہیں۔ کہ ظاہر میں چاند نہیں پھٹا۔

اصل انجیل

سوال نمبر ۶ :- سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ توریت موسیٰ کو۔ زبور داؤد کو۔ اور انجیل عیسیٰؑ کو ملی۔ مگر ہم اس کے خلاف دیکھتے ہیں کہ انجیل حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کے بعد ان کے شاگردوں نے لکھی ہے۔ کیا یہ وہی انجیل ہے۔ اگر وہ نہیں ہے۔ تو اصل کہاں ہے۔ اور یہ بھی ناممکن ہے کہ یہ جھوٹی انجیل ہو۔ جبکہ بہت سی باتیں کلام پاک سے ملتی ہیں۔ آخر یہ کیا راز ہے۔ کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو غلطی ہوئی؟

جواب :- انجیل کے معنے تو بشارت کے ہیں۔ حضرت عیسےٰ کو انجیل ملنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ ان کو بعض مبشر الہامات ہوتے تھے۔ کیونکہ ان کی بڑی غرض یہی تھی۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خبر دیں یا حضرت مسیح موعود کی ان کے تمام الہامات میں اگر کوئی امید افزا بات نظر آتی ہے۔ تو وہ یہی ہے کہ وہ ایک اور وجود کے آنے کی خبر دینے آئے ہیں۔ یہی انجیل تھی۔ اور یہی بشارتیں اور الہامات ان کو ہوتے تھے۔ اسی کا نام انجیل ہے کوئی نئی کتاب یا شریعت نہیں لائے تھے۔ پس جو کچھ قرآن شریف میں ہے۔ اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔

مگر قرآن شریف میں یہ کہیں بھی نہیں ہے کہ موجودہ انجیل جو ہے یہ وہی ہے۔ پھر ان کے پاس تو ہیں بھی اناجیل۔ اور قرآن کریم کہتا ہے "انجیل" انھوں نے آگے روایتوں میں انجیل کہا ہے۔ جیسے بخاری ہے۔ لکھی ہوئی تو امام بخاری کی ہے۔ لیکن اس کے اندر اقوال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ہیں۔ پس اگر موجودہ اناجیل میں حضرت عیسیٰ کے بعض کلام درج ہیں۔ اور پاک معلوم ہوتے ہیں تو اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ساری کی ساری انجیل الہامی ہے خود اناجیل سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کی لکھی ہوئی باتیں ہیں۔ اور انہیں آپس میں اختلاف ہے۔ ایک میں شجرہ نسب اور ہے دوسری میں اور ہے ایک نے شجرہ نسب میں ایک شخص کو باپ قرار دیا ہے اور دوسری نے بیٹا۔ ایسی موٹی غلطیاں اس کے اندر موجود ہیں۔ یہ اناجیل الہامی کتابیں نہیں ہو سکتیں۔ آدمیوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ ہاں ان کے اندر انھوں نے اپنے الفاظ میں بعض حضرت عیسیٰ کے الہامات درج ہیں یا آپ کے بعض وعظ درج کر دئے ہیں۔ پس چونکہ ان کے اندر خدا کا کلام اور نبیوں کی باتیں بھی ہیں۔ اس لیئے پڑھنے والے پر ان کا ضرور اثر ہوتا ہے۔

حقیقت معراج اور حور و غلمان

سوال نمبر ۷ - معراج شریف کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے - کیا خواب تھا - یا مجسم تشریف لے گئے تھے اور حور و غلماں کہاں سچ ہیں -

جواب نمبر ۷ - معراج کے متعلق میرا یہ یقین ہے - کہ نہ تو رسول کریمؐ اس جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر گئے اور نہ ہی وہ خواب تھا - جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے روحانیت سے کوئی حصہ دیا ہے - وہ جانتے ہیں کہ خواب کے علاوہ ایک اور حالت بھی انسان پر طاری ہوتی ہے جبکہ اسکو ایک روحانی جسم دیا جاتا ہے - اور وہ اس روحانی جسم سے ادھر ادھر چلتا پھرتا ہے - خواب میں اور اس حالت میں یہ فرق ہوتا ہے - کہ خواب میں انسان اپنے گرد و پیش کی چیزوں کو نہیں دیکھتا - بلکہ نئے نئے نظارے دیکھتا ہے - اور یہ حالت ایسی ہوتی ہے - کہ بغیر جاگتے ہوئے انسان اپنے ارد گرد کی چیزوں کو دیکھتا ہے - اور ساتھ ہی اپنی روحانی طاقتوں کے ساتھ اور بہت سی چیزوں کو بھی دیکھتا ہے - جن کو دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکتے - یہ بیداری ہوتی ہے - مگر اس سے اعلےٰ! اس میں بھی جسم ہوتا ہے - مگر اس جسم سے اعلیٰ - ایسی ہی حالت میں رسول کریم صلعم نے معراج کیا - آپ اسوقت مکہ اور دوسری جگہہ جہاں جہاں سے گذرے ان چیزوں کو اسیطرح دیکھتے تھے - جس طرح جاگتا ہوا انسان دیکھتا ہے - اور ساتھ اس کے آپ وہ کچھ بھی دیکھتے تھے - جس کو دوسرے جاگنے والے انسان نہیں دیکھ سکتے - بلکہ بعض ملائکہ تک بھی نہیں دیکھ سکتے ایسے امور کی صداقت ثابت کرنے کے لئے کچھ نمونے طبعیات میں بھی رکھ دئے ہوئے ہیں - چنانچہ اس علم کے بھی بعض نمونے موجود ہیں -

مسمریزم [illegible] کے ماتحت ٹیلی پیتھی وغیرہ کے تجارب میں ایک نہایت محدود طور پر اس قسم کی باتوں کے تجربے ہوتے ہیں -

اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ یہ بھی کشف ہی کی حالت ہوتی ہے - لیکن بہرحال ایک نمونہ اس کا بتا دیا ہے تاکہ انسان اس کو دیکھکر انبیاء کے علوم کا انکار نہ کرے۔

باقی حور اور غلماں جو ہیں - میں نے نہیں سمجھا - کہ آپ کا کیا مطلب ہے - کہ وہ کہاں ہیں - اور کیا ہیں اگر آپ پوچھتے ہیں کہاں ہیں - تو وہ جنت میں ہیں - اگر پوچھتے ہیں - کیا ہیں - تو وہ ایسی ہستیاں ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے - اور ان کو وہ طاقتیں عطا فرمائی ہیں - جن کے ذریعہ سے وہ ان خدمات کو بجا لا سکیں - جن کی انسان کو جنت میں ضرورت ہو سکتی ہے - جنت میں کس قسم کی ضروریات اور کس قسم کی خدمات ہونگی - اور کس رنگ میں ہونگی اس کا علم نہ اس زندگی میں ہمکو ہو سکتا ہے - نہ اس میں پڑنے کی ضرورت ہے - عقل انسانی اس مضمون پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کر سکتی - اگر کوئی اعتراض آپ کے سامنے پیش ہوا ہو تو اطلاع دیں - اس کا جواب دونگا -

فضیلت قرآن کریم

سوال نمبر ۸ - کتاب Sources of Islam جو عیسائیوں نے بنائی ہے - کیا اس کی تردید آپ کر سکتے ہیں -

جواب نمبر ۸ - ہم کر سکتے ہیں - مگر خطوں میں کتابوں کے جواب نہیں دئے جا سکتے - میرے نزدیک اس کتاب کا لکھنے والا پاگل ہے - کیونکہ قرآن کریم اپنی نسبت کہتا ہے - فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ۔ جب وہ خود کہتا ہے - کہ تمام صحیح اور درست تعلیمیں اس میں آگئی ہیں - تو معترض کا یہ کہنا کہ بعض تعلیمیں ایسی ہیں جو اس سے پہلے پائی جاتی تھیں - ایسی بات ہے - کہ کوئی شخص کہے کہ میں امریکہ سے آیا ہوں - اور اس کے بعد مجلس میں سے ایک شخص اچھل پڑے اور کہے - کہ مجھے پتہ لگ گیا کہ تم امریکہ سے آئے ہو - قرآن کریم کا دعویٰ ہے - کہ جتنی پہلی صداقتیں ہیں - وہ ساری اس کے اندر جمع ہیں قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے - کہ ابراہیمؑ کو ہمنے کتاب دی - داؤد کو ہم نے کتاب دی - ایران میں ہم نے نبی بھیجے - یورپ میں ہم نے نبی بھیجے - غرض کوئی قوم نہیں جس میں نبی نہ گذرا ہو - وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ۔ اب ظاہر بات ہے۔ اگر نبی دنیا میں آتے ہونگے تو ان کے ساتھ تعلیمیں بھی ہونگی - اور ان تعلیموں کا ایک حصہ اس قسم کا بھی ہوگا - جو دائمی صداقتوں پر مشتمل ہوگا - اور ایک حصہ اپنے وقت کے لئے ہوگا - اور بعد میں منسوخ کئے جانے کے لئے ہوگا - جو دائمی صداقتیں اور مفید باتیں ان کتابوں میں تھیں - وہ اگر قرآن کریم میں نہ آتیں - تو کیا قرآن کریم کامل کتاب ہو سکتا تھا - پس قرآن کریم پر تب اعتراض پڑ سکتا تھا۔ جبکہ قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہوتا - کہ رسول کریم صلعم سے پہلے کبھی کوئی نبی نہیں آیا - اور آپ سے پہلے کبھی کوئی سچی بات دنیا کو نہیں بتائی گئی - اگر یہ دعویٰ ہوتا تو بیشک جب ہم قرآن شریف میں ایسی بات دیکھتے جو پہلی کتابوں میں پائی جاتی ہے - تو جھٹ ہم اعتراض کر دیتے - کہ یہ چوری ہے - یہ تم سے پہلے فلاں شخص نے بیان کی تھی - اگر یہ سچی ہے - تو معلوم ہوا کہ اس سے پہلے بھی لوگ سچی باتیں بیان کرتے تھے - اگر جھوٹی ہے تو تم نے جھوٹ بیان کیا۔ مگر جب قرآن شریف یہ کہہ رہا ہے - کہ اس سے پہلے نبی گذرے - اور ہر نبی ہدایت لے کر آیا - تو قرآن کریم پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے - کیا حضرت نوحؑ جب دنیا میں تشریف لائے تھے - تو وہ کیا کہتے ہونگے - کہ سچ بولو یا جھوٹ بولو - کیا وہ یہ کہتے ہونگے - کہ اللہ کی تعریف کرو یا گالیاں دو - وہ کیا یہ کہتے ہونگے کہ خدا کی عبادت کرو یا خدا کی بندگی کا نام نہ لو - پھر جب حضرت ابراہیم آئے تو کیا ان کو ان باتوں سے الٹ کہنا چاہئے تھا - ورنہ پھر ان پر اعتراض پڑتا - کہ تم نے یہ باتیں چرائی ہیں - یہ تو نوحؑ نے بھی بیان کی تھی - گویا کہ ایک نبی اگر کہے کہ سچ بولو - تو دوسرا آکر کہے - کہ جھوٹ بولو - تاکہ ایک کی چوری ثابت نہ ہو - ایک کہے امانت سے کام کرو - تو دوسرا کہے کہ خیانت

سے کام کرو۔ تاکہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ وہ چور ہے۔ ایک نبی خدا کے حضور سر جھکانے کو حکم دے۔ تو دوسرے کو چاہئے کہ وہ الٹا کر کے ایڑیوں کو اٹھانے کے لئے کہے۔ تاکہ وہ جھوٹ نہ بن جائے۔ لیکن اگر اس اصل کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو دو نبیوں کا تو گذارا ہو جائیگا۔ تیسرا کیا کہیگا۔ ایک نے یہ کہا کہ سچ بولو دوسرے نے کہا جھوٹ بولو تیسرے کے لئے تو سوائے چور بننے کے اور کوئی رستہ نہیں رہتا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ معترض جو ہے وہ پاگل ہے۔ پھر قرآن کریم کے اوپر تب اعتراض پڑ سکتا تھا۔ اگر وہ شخص یہ ثابت کرتا۔ کہ قرآن کریم نے کوئی ایسی بات نہیں بیان کی جو پہلوں نے نہیں بیان کی۔ تب بیشک کہا جا سکتا تھا۔ کہ قرآن کریم تو افضل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس میں ان سے زائد بات کونسی ہے۔ یا قرآن کریم پر تب اعتراض پڑ سکتا تھا۔ اگر معترض یہ ثابت کر دے۔ کہ قرآن کریم نے غلط باتیں نقل کر دی ہیں۔ تب بیشک وہ کہہ سکتا تھا کہ یہ چوری ہے۔ نقل کی ہے۔ اور نقل میں یہ نہیں سمجھا۔ کہ اس میں دوسرے کی غلط باتیں نقل کر دی ہیں یا کیا قرآن کریم کا یہ معجزہ کم ہے کہ اس نے دنیا کی ساری تعلیموں میں سے اچھی اچھی باتیں جمع کر دیں۔ معترض نے اتنا بھی خیال نہیں کیا۔ کہ میں انیسویں بیسویں صدی میں ہوں جبکہ علم آثار قدیمہ (Anthropology) اور (Ethnology) نے دنیا کے دبے دبائے خزانے باہر نکال کر پھینک دئے ہیں۔ اسیریا بابل کے زیر زمین قصر کھود کر جا کر وہاں کے پرانے کتبے اور اسور بانی پال کی مشہور لائبریری دریافت کر لی گئی ہے۔ عاد اور ثمود کے قلعے مٹی کے انباروں کے نیچے دبے ہوئے معلوم کر لئے گئے۔ ہزاروں آدمی جن کو وہاں کی مالدار یونیورسٹیاں ہزاروں روپیہ ماہوار تنخواہیں دیتی ہیں۔ رات اور دن پرانی مردہ کتابوں کی تحقیقات میں لگے ہوئے ہیں۔ اور نئے دریافت کئے ہوئے علوم کی مدد سے پرانے کتبوں وغیرہ کو پڑھ لیتے ہیں۔ تب جا کر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عاد کا مذہب کیا تھا۔ اور ثمود کا مذہب کیا تھا۔ ریل وغیرہ کی ایجادوں سے دنیا کے چاروں گوشے انسان کے مکان کے گوشے بن گئے ہیں جس کی مدد سے ہر علم اور ہر مذہب کی کتاب انسان پڑھ سکتا ہے۔ مگر پھر بھی ایک انسان نہیں۔ ہزاروں انسان اس کام پر لگے ہوئے ہیں۔ کوئی ایک انسان باوجود نئے علوم کی دریافت کے ایسا نہیں ہے۔ جو دنیا کی ساری کتب پڑھ سکتا ہو۔ اور تمام ممالک کے آثار قدیمہ سے مطلب اخذ کر سکتا ہو۔ تو پھر اس معترض کو یہ نہیں سوجھی۔ کہ ہزاروں جرمن اور انگریز آثار قدیمہ کے ماہروں کی تحقیقاتوں کو جمع کر کے میں نے چند باتیں جمع کی ہیں۔ جو پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں۔ تو محمد رسول اللہ صلعم کے پاس کون سے ایسی ماہر تھے۔ جو آثار قدیمہ یا مختلف زبانوں کے ماہر تھے۔ جو آپ کو ہر علم کی کتابوں کو پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ اگر عرب کے ایک ان پڑھ آدمی کے اوپر دور دراز ممالک کے مذاہب اور مخفی کتب خانوں کے علوم کھل گئے ہیں تو اگر قرآن کریم میں پہلی کتابوں سے زیادہ کوئی بات بھی نہ ہوتی۔ صرف اتنی ہی بات ہوتی۔ تب بھی وہ ایک مفید مخزن ثابت ہوتا۔ ہم تو اس معترض سے اتنا ہی سوال کرتے ہیں۔ کہ اب آثار قدیمہ کی دریافت بھی ہو چکی۔ مختلف مذاہب کی کتب جو پہلے مخفی تھیں۔ وہ بھی ظاہر ہو گئیں۔ یہ قرآن کریم بھی موجود ہے۔ جو پہلی کتابوں سے تمہارے نزدیک چرایا گیا ہے۔ اب تم ان سب علوم اور کتابوں سے چرا کر ایک نئی کتاب بنا دو جو ان سب سے افضل ہو۔ اگر ایک سورۃ کے مشابہ بھی کچھ بنا دو تو قرآن جھوٹا۔

خواجہ حسن نظامی کی بیہودہ سرائی

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی جنہیں سلسلہ احمدیہ کے خلاف قلم اٹھانے پر متعدد بار ناکامی اور نامرادی حاصل ہو چکی ہے حال میں انہوں نے ایک فرضی داستان کے رنگ میں احمدیت کے خلاف خوب جی بھر کے لغو بیانی اور بیہودہ سرائی سے کام لیا ہے۔ جس کا نمونہ دکھانے کے لئے ذیل میں چند فقرے نقل کئے جاتے ہیں:-

خواجہ صاحب لکھتے ہیں "انھوں نے (یعنی احمدیوں نے) مہاتما گاندھی کی غیر فانی شہرت و ہردلعزیزی سے عاجز ہو کر ہجرت کا ارادہ کیا۔ اور جماعت کے مشورہ عام کے بموجب لندن کی طرف ہجرت قرار پائی۔ قادیان میں آج کل کوئی مرزائی نہیں ہے۔ مرزا صاحب کی قبر کے پاس بہت بڑا گنوت لا بنایا گیا ہے۔"

پھر لکھا ہے "قادیان میں جس جگہہ مرزا قادیانی رہتے تھے۔ وہاں آج کل ایک سرائے بن گئی ہے جسمیں اونٹ بیل گھوڑے گاڑیاں وغیرہ بھی ٹھہرتی ہیں۔ اور مسافر بھی قیام کرتے ہیں۔ لوگوں نے بیان کیا۔ کہ اس سرائے میں کوئی آسیب رہتا ہے۔ اس واسطے کہ جو مسافر یہاں قیام کرے اسکو پچھلی رات خواب دکھائی دیتا ہے۔ کہ ایک سو منہ کا ایک خوفناک آدمی سامنے کھڑا ہے اور اس کے ہر منہ سے آواز آتی ہے چندہ لاؤ چندہ لاؤ۔ خواب دیکھنے والا ڈر جاتا ہے۔ اور صبح بیدار ہوتے ہی یہاں سے بھاگنے کا انتظار کرتا ہے۔ قادیان کے مغربی رخ ایک باغ بنایا گیا ہے۔ اس میں امرتسر کے مولوی ثناء اللہ کا مزار ہے جہاں ہر جمعرات کو قوالی ہوتی ہے۔" (مدینہ ۱۳ر اگست)

ایک ایسے شخص کی یہ لغویت جسے روحانیت کا بڑا دعوے ہو جس قدر لائق نفرین ہو۔ ظاہر ہے۔ مگر اس کا یہ لفنگاپن قابل حیرت نہیں کیونکہ جو شخص اپنے ہی قلم سے اپنے متعلق اسی مضمون میں یہ لکھ سکتا ہے کہ ایک عورت نے "ایک جوتی میرے چہرے پر ماری اور کہا تو شیطان ہے۔" وہ کسی اور کے متعلق بیہودہ سرائی کرتے ہوئے کیونکر شرما سکتا ہے۔ البتہ اس سے خواجہ حسن نظامی کی حقیقت ان لوگوں پر ظاہر ہو سکتی ہے جو قبل ازیں اس کی آوارہ مزاجی سے پورے واقف نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

ضروری نصائح

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

(۱۸۔ اگست ۱۹۲۲ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:۔

صحیح راستہ میں نے بارہا اور متواتر اپنی جماعت کے لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جب تک انسان ان ذرائع کو استعمال نہ کرے۔ جن کو اللہ نے ترقی کے لئے مقرر فرمادیا ہے۔ اسوقت تک اس کا کامیابی کی امید کرنا عبث ہے۔

ترقی کے لئے قربانی میں نے اس مہینہ میں اسوقت تک تین پاروں کا درس دیا ہے جن لوگوں نے ان مضمونوں کو سنا ہوگا۔ وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ان سب میں یہی بتایا گیا ہے کہ صحیح راستہ چھوڑنیوالے کے لئے کوئی ترقی اور کامیابی کی امید نہیں۔ اور یہ تین پارے شاہد ہیں کہ ترقیات کے لئے انسان کو بہت قربانی کرنی پڑتی ہے "جو قربانی سے ڈرتا ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ وہ ایک مُردہ اور ایک بوجھ ہے۔ اور اس کا وجود کچھ بھی مفید نہیں۔ جب تک انسان اس نیت کو لیکر کام کو نہ نکلے کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ میں اس مقصد کو پورا کر کے چھوڑوں گا۔ وہ کبھی اپنے مقصد کو پا نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ بعض لوگ چھوٹی قربانی سے ڈرتے ہیں۔ اور ان کو چھوٹی چھوٹی باتوں سے ابتلاء آجاتا ہے ان کو کیا معلوم ہے۔ کہ آیندہ جو راستہ آنیوالا ہے۔ وہ کیسا خطرناک اور دشوار گذار ہے۔ جو کمزور دل ہیں اور ان کے پاؤں نازک ہیں۔ اور اس کی برداشت نہیں کرسکتے۔ وہ مجھ سے جدا ہو جائیں۔ یہ بات جو حضرت صاحب نے تیس ۳۰ سال پہلے لکھی تھی۔ آج بھی ویسی ہی درست ہے۔ ہماری جماعت کے لئے قربانیوں کے زمانہ کو پھیلا دیا گیا ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ایام گذر گئے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہماری حالت کی کمزوری و ہماری سستی کو دیکھ کر قربانی کو پیچھے ڈال دیا ہے۔ ورنہ کوئی قوم نہیں۔ جس کو اتنی قربانی سے جس قدر ہم نے کی ہے کوئی کامیابی حاصل ہو ؎

حواریوں کی قربانیاں حضرت مسیح کے حواری جن پر تم میں سے بہت سے ہنس پڑتے ہونگے۔ جبکہ انھوں نے مسیح سے ایک وقت علیحدگی کا اعلان کیا۔ اور جب مسیح پکڑے گئے۔ اور ایک عورت نے کہا کہ یہ بھی مسیح کے ساتھ کے ہیں تو انہوں نے مسیح پر لعنت کی۔ مگر آخر انہوں نے آہستہ آہستہ ترقی کی۔ اور حکومتوں کے ڈراؤں کے باوجود انہوں نے خوف نہیں کھایا۔ وہی جنھوں ______ نے کہا تھا۔ کہ ہم مسیح کو نہیں جانتے۔ انھوں نے کہا کہ مسیح کے صلیب چڑھنے میں ہم نے خدا کو دیکھا۔ انھوں نے خوشی سے اپنی صلیب کی لکڑیاں اُٹھائیں۔ اور پھانسی پر چڑھ گئے۔ اور مسیح کا انکار نہ کیا۔ اور اپنے عقیدہ کو نہ چھوڑا۔ پس جب تک قربانی نہ ہو۔ ترقی نہیں ہوتی۔

صحابہ کی قربانی ابھی کل یا پرسوں کے درس میں آچکا ہے۔ کہ بدر کے موقعہ پر کفار میں سے ایک شخص نکلا۔ اور اس نے صحابہ کو دیکھ کر کفار میں جا کر کہا کہ ان سے نہ لڑو۔ میں ان لوگوں کے چہروں میں دیکھتا ہوں کہ یہ مرنے یا مارنے کی نیت سے آئے ہیں واپس ہونے کی نیت سے نہیں آئے ؎

یہی چیز تھی۔ جو ان کو کامیابی کی طرف لیگئی۔ اسی جنگ کے متعلق حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا واقعہ آتا ہے کہ ان کے اردگرد دو انصاری لڑکے تھے۔ انہوں نے جب دیکھا۔ تو وہ کہتے ہیں کہ میرا دل بیٹھ گیا۔ کیونکہ میرے دائیں بائیں تو کوئی ہے نہیں۔ ہم تو چاہتے تھے کہ ان ظالموں کا بدلہ لیں۔ جو کفار نے آنحضرت ؐ اور مسلمانوں پر کئے ہیں۔ میں ابھی اس خیال میں تھا کہ ایک لڑکے نے آہستہ سے میرے بازو کو ہلا کر کہا چچا۔ ابوجہل کونسا ہے سنا ہے کہ اس نے رسول اللہ ؐ پر بڑے ظلم کئے ہیں۔ میں اسکو قتل کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی میں اسکو جواب نہ دے سکا تھا کہ دوسرے نے اسی طرح پوچھا تاکہ دوسرے کو پتہ نہ لگے۔ میں نے اشارہ کیا اور وہ باز کی طرح جس طرح وہ چڑیا پر جا پڑتا ہے۔ ابوجہل پر جا پڑے۔ اور اسکو زخمی کر کے گرادیا۔ ابوجہل کے بیٹے عکرمہ جو ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ انھوں نے دیکھا اور ایک کا ہاتھ کاٹ دیا۔ مگر وہ اپنا کام کر چکے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ خیال نہ تھا جو ان بچوں کے دل میں آیا کہ لشکر کے سردار پر حملہ کروں۔

پس جب تک کوئی قوم مرنے کو نہ نکلے۔ وہ زندہ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ کوئی زندگی موت کے بغیر نہیں۔ جب تک دانہ مٹی میں نہ ملے۔ شگوفہ نہیں نکلتا۔ بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک رحم کی تاریکیوں میں سے نہ ہوگذرے۔ پس قوم ترقی نہیں کرسکتی۔ جب تک وہ ایک موت اختیار نہ کرے۔

قربانیوں کے لئے تیاری تم میں سے چھوٹے اور بڑے پڑھے ہوئے یا بے پڑھے امیر ہوں یا غریب۔ وہ خواہ کسی طبقہ کے ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں سچائی کو محسوس کرتے ہیں۔ اور انھوں نے خدا کا جلوہ دیکھا ہے۔ تو جب تک اس کو دنیا میں پھیلا نہیں لیتے۔ جب تک یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ ہم خدا کے لئے مر گئے۔ اور ہر ایک چیز کو قربان نہیں کرتے۔ اور اس چیز کو قربان نہیں کرتے۔ جو بڑی سے بڑی ان کے نزدیک ہے۔ اور ہر ایک چیز کو اس راہ میں حقیر نہیں سمجھ لیتے تو کامیابی کی امید نہیں رکھ سکتے۔ اور نہ خدا کے فضل کے وارث ہوسکتے ہیں۔ تم مت سمجھو کہ بغیر ان راستوں پر چلے جو کامیابی کے لئے مقدر ہیں تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جو نبیوں کے سردار ہیں اور ہمارے اس زمانہ کے معلم حضرت مسیح موعود کا اور خواہ کچھ بھی درجہ ہو۔ تاہم آپ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہی ہیں۔ ان کی جماعت کو اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اس بات کے کہنے پر کہ ایمان لے آئے چھوڑ دئے جائینگے۔ اور ان کی آزمائش نہ کی جائیگی۔ انھوں نے

تکلیف پر تکلیف اُٹھائی۔ اور دُکھ پر دُکھ برداشت کیا اور خدا کی راہ میں قتل ہوئے۔ اور جب تک ان تکالیف کو برداشت نہیں کیا۔ کامیاب نہیں ہوئے۔ تم مت سمجھو کہ ان قربانیوں پر جو کرتے ہو۔ تم کو ترقی حاصل ہوگی۔ یاد رکھو کہ اگر قربانی نہیں تو کوئی ترقی نہیں۔ ہماری یہ قربانیاں بڑی قربانیاں نہیں۔ یہ تو خدا تعالیٰ نے ہماری کمزور حالت کو دیکھ کر ہم سے بڑی قربانیوں کو پیچھے ڈال دیا ہے۔ جنہیں سے ہمیں کامیابی سے پہلے گذرنا پڑیگا۔ ان قربانیوں کے لئے نفسوں کو تیار کرو۔ پھولوں کی سیج پر بیٹھ کر کوئی شخص خدا کو نہیں پا سکتا۔ کانٹوں میں سے گذر کر نہیں بلکہ تلواروں کے سایہ میں سے گذرنا ہوگا نازک بدنی چھوڑ دو۔ آجکل ایسے بھی لوگ ہیں جو تھوڑی سی مالی قربانی پر گھبرا جاتے ہیں۔ مگر اپنے دلوں کو تیار کرو کہ مال قربان کرنے پڑینگے۔ رشتہ داروں کو چھوڑنا پڑیگا۔ اپنے نفسوں میں مضبوطی پیدا کرو کہ اگر خدا تمہارے امتحان لے تو تم اس امتحان میں کامیاب نکلو

میرا یہ مطلب نہیں کہ تم ابتلا کی خواہش کرو۔ کیونکہ اس سے منع کیا گیا ہے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ تم یہ نیت کر لو۔ کہ اگر کوئی ابتلا آئے۔ تو وہ تمہارے ایمان کے اندر مضبوطی پائے۔ اور وہ مصیبت تمہارے ایمان کی عمارت کو ڈھانے والی نہ ہو ÷

وحدت کی ضرورت پھر کامیابی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وحدت ہو۔ یاد رکھو کہ ترقی کے لئے خیالات و عقائد کے علاوہ عملی وحدت ہو۔ تم میں جو روپیہ کے معاملہ میں زمین کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں حالانکہ اتحاد کے قیام کے لئے حقوق کا قربان کرنا ضروری ہوتا ہے ÷

جب حضرت معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ تو اس مجلس میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی بیٹھے تھے۔ حضرت معاویہ کا یہ فعل درست نہ تھا۔ کیونکہ اسلام میں حکومت میں وراثت نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ باپ اپنے بیٹے کو مقرر کرے۔ بلکہ یہ اختیار اور حق مسلمانوں کا ہے کہ وہ جس کو چاہیں۔ انتخاب کریں۔ کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی اولاد کو خدا کے طور پر بادشاہت دے جائے۔ معاویہ نے کہا کہ کوئی جو میرے بیٹے سے زیادہ مستحق ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا کپڑا جو بیٹھنے کے لئے اپنی ٹانگوں کے گرد ڈالا تھا۔ کھولا۔ اور بات کرنے کے لئے آمادہ ہو کر گردن اٹھائی آپ فرماتے ہیں کہ اسوقت میرے دل میں آیا کہ میں کہوں کہ ہاں وہ شخص مستحق ہے کہ جس کا باپ اسلام کی طرف سے لڑا۔ اور وہ خود بھی اسلام کی طرف سے لڑا۔ جبکہ تم اور تمہارا باپ کافروں کی طرف سے لڑتے تھے مگر میں اس خیال سے خاموش رہا کہ مسلمانوں میں تفرقہ نہ پڑ جائے۔ یہ وہ شخص ہیں۔ جن کو لوگوں نے خلافت کے لئے اسوقت پیش کیا۔ جبکہ معاویہ اور حضرت علی کی جنگ تھی۔ اور تجویز کی گئی تھی کہ حضرت علی کو برطرف کر کے ان کو خلیفہ بنایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا شخص اگر بولتا تو کئی اسلامی ممالک اس کے ساتھ ہو جاتے مگر اس نے بادشاہت پر نظر نہ کی۔ اور وحدت اور اتفاق کو مقدم سمجھا ÷

منافقین کا استیصال پھر یہ بات ہے کہ جب تک تم میں منافق ہیں۔ وہ وحدت کے راستہ میں روک ہیں۔ وحدت کے لئے ضروری ہے کہ منافقوں کو نکالا جائے۔ منافق کا سلسلہ سے کاٹنا اپنے اہم فرائض میں سے سمجھو۔ ترقیات کے لئے ضروری ہے کہ منافق کا بھانڈا پھوڑا جائے۔ اور ان کا کھوج لگایا جائے۔ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ صحابہ کے وقت میں منافقوں کی ذرہ ذرہ سی باتیں رسول کریمؐ تک پہنچتی تھیں۔ اور اسی لئے منافق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے۔ "ھو اذن" اس کا تو سارا جسم ہی کان ہی کان بن گیا ہے۔ جب تک معلوم نہ ہو کہ کون کون منافق ہے۔ اتحاد کی نگرانی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ لوگ فتنہ ڈالتے رہتے ہیں ÷

خطبہ کا خلاصہ میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے نفسوں کو آمادہ کرو۔ کہ خدا کی طرف سے جو آزمائش آئے۔ اسمیں پورے اُترو۔ اور اس پر راضی ہو جاؤ۔ ابھی پچھلے دنوں چندوں کے لئے کہا گیا تھا۔ جن لوگوں کے دلوں میں کچھ تکلیف محسوس ہوئی ہے وہ سمجھیں کہ وہ پیچھے ہیں۔ ابھی وقت آتا ہے کہ اس سے زیادہ مانگا جائیگا۔ اور جو لوگ نماز باجماعت میں سست ہیں۔ وہ بھی سمجھیں۔ کہ وہ بہت پیچھے ہیں۔ اور نماز باجماعت میں سُستی بھی ایک نفاق کا شعبہ ہے۔ دوسری نصیحت یہ ہے کہ خواہ کوئی قربانی ہو۔ جب تک وحدت نہ ہو۔ وہ قربانی کچھ نہیں کر سکتی۔ اور وحدت کے قیام کے لئے منافقوں کی خبرداری رکھو۔ اور ان کی متعلق اطلاع دو۔ یہ نصیحتیں ہیں۔ ان کو یاد رکھو۔ اور ان پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے ÷

ایک وحشتناک خبر اور اس کیلئے دُعا جب دوسرے خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ ایک اور بات ہے۔ آج ایک خط آیا ہے جو ایک علاقے کے بھائیوں کے متعلق وحشتناک خبر ہے ابھی یہ افواہ ہے۔ اور خط لکھنے والا وہاں کا رہنے والا نہیں اسلئے میں اسکو مخفی رکھتا ہوں۔ جب تک کہ اس کے متعلق صحت معلوم ہو۔ چاہیئے کہ آپ لوگ دعا کریں کہ اگر یہ صحیح ہو۔ اور کوئی فتنہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دور کرے۔ ان فتنہ انگیزوں کو ہدایت دے یا اپنی گرفت میں لے۔ تاکہ ہمارا راستہ بند نہ ہو۔ اگر یہ خبر غلط ہے تو ہمیں خوشخبری پہنچائے۔ اور اس سے ہمارے دلوں کو راحت دے ÷

سچے مذہب کی علامت

"یاد رہے کہ مذہب سے آسمانی نشانوں کو بہت تعلق ہے اور سچے مذہب کیلئے ضروری ہے کہ ہمیشہ اس میں نشان دکھلانے والے پیدا ہوتے رہیں۔ اور اہل حق کو خدا تعالیٰ صرف منقولات پر نہیں چھوڑتا۔ اور جو شخص محض خدا تعالیٰ کے لئے مخالفوں سے بحث کرتا ہے۔ اسکو ضرور آسمانی نشان عطا کئے جاتے ہیں۔ ہاں یقیناً سمجھو کہ عطا کئے جاتے ہیں۔ تا آسمان کا خدا اپنے ہاتھ سے اسکو غالب کرے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ سے نشان نہ پاوے تو میں ڈرتا ہوں کہ وہ پوشیدہ بے ایمان نہ ہو کیونکہ قرآنی وعدہ کے موافق آسمانی مدد اس کیلئے نازل ہوگی۔"

(ضرورۃ الامام) حضرت مسیح موعود

(اشتہارات)

(ایڈیٹر) ہر ایک اشتہار کے متعلق کا ذمہ دار خود مشتہر ہے ذکر الفضل

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعود اور حکیم الامۃ خلیفہ اولؓ یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ ککروں کے لئے اور نظر بڑھانے کے لئے ابتدائی موتیابند جالا پھولا۔ پڑبال لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو نظر کمزور ہو سان کیلئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کرکے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو تو بیشک واپس کر دے قیمت سرمہ فی تولہ عا قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۵ر

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شنج خیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و بوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم ۸ر فی تولہ

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

تریاق چشم اور تازہ سرٹیفکیٹ

دارالسلام گوجرانوالہ ۲ راگست ۱۹۲۲ء

مکرم بندہ جناب مرزا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں عرصہ سات سال سے ککروں کا بیمار تھا۔ انگریزی علاج میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اعلیٰ سے اعلیٰ ڈاکٹروں کا علاج کرایا۔ یہاں تک کہ اپریشن کرانے کے بعد سائٹھ گرین کا کاسٹک بھی لگوایا۔ مگر بے سود۔ سچ تو یہ ہے کہ ہزاروں روپے بہائے لیکن صحت کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ موسم گرما میرے لئے قیامت کا سماں تھا۔ آنکھیں ابل پڑتی تھیں۔ نہ رات کو آرام نہ دن کو چین زندگی تلخ تھی۔ اور میں زندگی سے بیزار۔ میری خوش قسمتی تھی اور حق تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا کہ میں نے آپکے تریاق چشم کا اشتہار دیکھا۔ اور ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مصداق اسے بھی منگوایا۔ میری زندگی نے پلٹا کھایا۔ اور ایک ہفتہ میں آپکے تریاق چشم نے وہ اثر کیا جو برسوں میں نہ ہوا۔ مناسب سمجھا کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے اپنے دوستوں کو محروم نہ رکھوں۔ اس لئے اپنے مکرم دوست مولوی فضل کریم صاحب و میاں ناصر علی صاحب متعلمان بی۔ اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور کو بھی استعمال کرایا۔ اور دونوں صاحبوں نے بہت مفید پایا۔ واقعی معجزہ ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اسے مبالغہ تعبیر نہ کیا جائے۔ مگر حق کیونکر چھپ سکتا ہے جس نے برسوں کا دکھ سہا ہو۔ اور پھر راحت نصیب ہوتی ہو۔ اس کی تعریف میں رطب اللسان کیوں نہ ہو۔ کسی کی بدقسمتی کی سب سے بیّن دلیل تریاق چشم کی موجودگی میں کسی اور دوائی کا استعمال کرنا ہے۔ میں تمام ان حضرات سے جو آنکھوں کی کسی بیماری میں مبتلا ہوں۔ ضرور سفارش کرونگا کہ وہ تریاق چشم کو آزمائیں۔ فائدہ اٹھائیں۔ اور بے فائدہ وقت اور روپیہ ضائع نہ کریں۔ آپ کو اختیار ہے کہ بنی نوع انسان کی بہتری کیلئے جس طرح مناسب خیال فرمادیں۔ اس تحریک کو استعمال کریں۔ والسلام

خاکسار رشید احمد بی۔ اے (آنرز) احمدی ۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ محصول وغیرہ ۱ر بذمہ خریدار

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڑھی شاہ دولہ صاحب

خوشخبری

مدت سے ہمارے احباب کی خواہش تھی کہ موجودہ مشین سے بڑی اور خوبصورت تیار کی جائے۔

اب ہم نے موجودہ مشین سے دگنی چیتل کی خوبصورت پرزے مختصر و مضبوط مع پرزہ کہ جہاں مرضی ہو جیب میں رکھ کے کام لیں۔ تیار کی ہے۔ سوراخ چھلنی ۲۱ ہیں۔ سات آٹھ منٹ میں ایک سیر پختہ سویاں نکل سکتی ہیں۔ وزن دو سیر قیمت صرف گیارہ روپیہ چودہ آنہ لعہ علاوہ محصولڈاک ہمراہ آرڈر عا ۱۲ر پیشگی آنا ضروری ہے

نوٹ۔ موجودہ مشین آہنی بغیر پرزہ سوراخ چھلنی۔ قیمتہ عار

فضل کریم۔ عبدالکریم قادیان پنجاب

المخطبہ

پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ دوسری شادی کی ضرورت ہے۔ کام پٹواری کا عمر ۳۰ سال قوم بروالتحصیل رعیہ میں کوئی بھائی مہربانی فرما کر خانہ آبادی میں مدد دیں۔

خط و کتابت ام۔ ای معرفت منیجر الفضل قادیان

سیکھو کماؤ اور بچاؤ

کپڑے دھونے کیلئے نہایت اعلیٰ درجہ کا سفید اور میل کاٹنے والا اور عمدہ کھرنے والا صابن گھر پر بناؤ۔ ایک روپیہ میں ۴ سیر صابن تیار ہو تا ہے جبکہ بازار میں صرف ۲ ۱/۲ انی روپیہ فروخت ہوتا ہے اور پھر بھی آپکے صابن کا مقابلہ نہ ہو سکیگا۔ کسی قسم کی مشین یا خاص ادویات کی ضرورت نہیں ہے۔ گھر کے معمولی برتنوں میں جتنا چاہو نصف گھنٹہ میں تیار کر لو۔ تیار کرنے کا سامان ہر جگہ دستیاب ہو سکتا ہے۔ ہر جگہ ایک شخص کو سکھلایا جائیگا۔ اس لئے جلدی کیجئے۔ نمونہ ۸ر کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جا سکتا ہے۔ سکھانے کی اجرت پانچ روپیہ صرف ۵ر

المشتہر

فرینڈس سوسائٹی شاہجہان آباد جبلپور

غیر ممالک کی خبریں

یونان جدید حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے

لندن ۔ ۲۰ اگست اخبار ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم ایتھنز اطلاعات سابقہ کی تصدیق کرتا ہوا بیان کرتا ہے کہ حکومت یونان ترکی پر جدید حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے ۱۹۲۳ء میں بھرتی ہونیوالے فوجی جوان طلب کئے جا رہے ہیں۔

روس و ترکستان میں صلح

لندن ۔ ۲۰ اگست ۔ برلن کے ایک پیغام سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ روس نے ترکستان سے ایک عہد نامہ صلح طے کر لیا ہے

اعلانِ ارتداد کی منسوخی

ماسکو ۱۸ اگست ۔ جدید کلیسا نے روس نے کاونٹ ٹولسٹائی کا اعلان ارتداد منسوخ کر دیا ہے ۔

اگر یونان نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا تو روس دخل دیگا

لندن ۔ ۱۸ اگست بالشویک سفیر متعینہ انگورہ نے دوران ملاقات میں قوم پرست اخبار "ینی جن" کے نمائندہ سے بیان کیا ۔ کہ اگر یونان نے قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیا ۔ تو روس ترکی کے ساتھ اشتراک عمل کریگا ۔

فلسطین پر وہابیوں کے حملے

لندن ۔ ۱۹ اگست ۔ سرکاری طور پر اطلاع دیگئی ہے کہ علاقہ ماورائے یردان میں شہر عمان کے بارہ میل جنوب قبیلہ بنی صخر کے دو مواضعات پر وہابیوں نے حملہ کیا ۔ اور ۳۵ عورتیں اور بچے قتل کر ڈالے ۔ برطانیہ کے آلات پرواز اور مسلح گاڑیوں نے بظاہر حملہ آوروں کو نکال دیا ۔ مگر کارروائی کا مستقل نتیجہ ابھی تک کچھ برآمد نہیں ہوا ۔

ایران کی شاہی فوج پر حملے

طہران ۔ ۱۸ اگست ایران کی شاہی فوج کا ایک دستہ جسمیں ۲۰۰ جوان تھے ۔ اصفہان سے عربستان کو کوچ کر رہا تھا جس پر خوغلو قبائل نے اثنائے راہ میں حملہ کیا ۔ اس فوجی دستہ کے سو سے زیادہ آدمی ضائع ہوئے ۔ ایک توپ اور تمام اسلحہ اور سامان چھین لے گئے ۔ باقیماندہ سپاہی اصفہان واپس آ گئے ۔

سقوطری پر حملے کی تیاریاں

لندن ۔ ۱۸ اگست ۔ شکاگو کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے رقمطراز ہے ۔ کہ انگورا کی خبر ہے ۔ کہ احرار کی ساٹھ ہزار فوج اسمرنا کے گردا گرد پہنچ گئی ہے ۔ اور سقوطری پر دھاوا کرنے کی تیاری مکمل ہو چکی ہیں ۔

مجلس اقوام میں ہندوستان کا قائمقام

وائیکونٹ چیمسفورڈ اور سر سوامی آئر اقوام کی لیگ کے جلسہ میں برٹش انڈیا کی نیابت کریں گے ۔

انور پاشا کے متعلق آخری خبر

انور پاشا کے متعلق آخر ترین یہ خبر معلوم ہوئی تھی کہ آپ کرجن کے پہاڑی علاقہ میں تھوڑی سی فوج کے ہمراہ پناہ گزین تھے

بن کی آگ سے شہر جل گیا

ڈولتھ ۔ ۱۸ اگست ۔ مینسوٹا کے شمال میں دو شہر جنگل کی آگ سے بالکل خاک سیاہ ہو گئے اب تک ۶ جانوں کے تلف ہونے کی خبر آئی ہے سینکڑوں بے خانماں شہری بھاگ گئے ہیں ۔

جرمنی اور بویریا میں اتحاد

برلن ۔ ۲۱ اگست معلوم ہوا ہے ۔ کہ جرمنی اور بویریا میں تعلقات کی جو کشیدگی تھی وہ رفع ہو گئی ہے ۔ اور جرمنی نے بویریا کی اندرونی خود مختاری کو تسلیم کر لیا ہے اور ادھر بویریا نے جرمنی اقتدار کو تسلیم کر لیا ہے ۔ دونوں وفود میونخ کو واپس آ گئے ہیں ۔ اور فیصلہ حکومت میونخ کے ہاتھ میں ہے ۔

فرانسیسی اور برطانوی تعلقات میں کشیدگی

پیرس ۔ ۲۱ اگست ۔ موسیو پوئنکارے نے ایک مقام پر تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ فرانس ظلم و تعدی نہیں چاہتا ۔ فرانس صرف معاہدوں پر عمل اور نقصانات کا معاوضہ چاہتا ہے ۔ مگر فرانس کے دوستوں کو یہ حرص دامنگیر ہے ۔ کہ انہیں غیر ملکی منڈیاں مل جائیں ۔ برطانیہ نے جرمنی کو مہلت دینے کی خواہش ظاہر کی حالانکہ اس نے فرانس سے اس کا مشورہ تک نہیں کیا ۔ اور ساتھ ہی فرانس سے قرضہ کی ادائگی کا مطالبہ شروع کر دیا ۔ جبکہ جرمنی یہ اعلان کر رہا ہے ۔ کہ وہ تاوان ادا نہیں کریگا ۔ موسیو پوئنکارے نے کہا ۔ کہ ان واقعات کا اجتماع نہایت افسوسناک ہے ۔

افریقہ میں مسیحی مبلغین

لندن ۔ ۲۱ اگست ۔ مصر اور سوڈان کے قسیسین اور ممباسہ یوگنڈا اور کنڈالہ کے قسیسین ہائے اعظم نے ایک متفقہ بیان شائع کیا ہے ۔ جس میں درخواست کی گئی ہے کہ افریقہ میں تبلیغ و اشاعت دین کی نگرانی بجائے حکام مشن کے کمیٹی کے سپرد کر دی جائے ۔ جیسا کہ ہندوستان میں کیا گیا ہے ۔

مہاراجہ بیکانیر کی وطن کو واپسی

لندن ۔ ۲۰ اگست ۔ مہاراجہ بیکانیر کو اپنی نامعلوم بیماری کے خاص طریقہ علاج سے بہت کچھ افاقہ ہو گیا ہے ۔ آپ ہندوستان جانے کے لئے پیرس کو روانہ ہو گئے ہیں ۔

فرانس کی فوج میں تخفیف

پیرس ۔ ۱۹ اگست ۔ اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ فرانسیسی افواج میں ۳۵ ہزار آدمیوں کی تخفیف مکمل کر دی گئی ہے ۔

شہزادہ ویلز افریقہ کی سیر کرینگے

افریقہ کا ایک اخبار "کیپ ٹاؤن" لکھتا ہے ۔ کہ شہزادہ ویلز آئندہ سال افریقہ کا دورہ کریں گے ۔ تجویز کی جا رہی ہے ۔ کہ اس موقعہ پر نوآبادیات کے وزرائے اعظم کی امپیریل کانفرنس افریقہ میں منعقد کی جائے ۔

موسیو چچرین کا عزم لندن

برسلز پایہ تخت بلجیم سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ موسیو چچرین (زار تیا نمائندہ) معہ اپنے بہت سے رفقاء کے ۔ لندن جاتے ہوئے جرمنی اور بلجیم کی سرحد پر پہنچ گئے ہیں

مسٹر چرچل کی سوانحعمری

مسٹر لائیڈ جارج کی طرح مسٹر چرچل بھی اپنی سوانحعمری لکھ رہے ہیں ۔ اور اس سال کے خاتمہ تک مکمل کر دینگے ۔ ان کو قریباً ۲۰ ہزار پونڈ اس کی قیمت ملیگی

ہندوستان کی خبریں

گرجا کے لئے مال حرام قبول کرنے کے متعلق مباحثہ رنگون ۔ ۱۹ر اگست ۔ آج رات ½ ۹ بجے تک اکیاب میں کپتان ٹکلین کا کچھ پتہ نہیں چلا ۔ اراکین کلیسا کا "ناجائز طور پر کمائے ہوئے مال" کے متعلق جو گھوڑ دوڑ کلب سے لیا جاتا تھا تجویز پر اتفاق ۔ طول طویل مباحثہ ہوتا رہا ۔ رنگون کے بشپ نے اپنے زیر انتظام مدرسہ کے لئے اس قسم کا روپیہ لینے سے انکار کر دیا ہے ۔

پرچہ جات امتحان کے جوابات دیسی زبان میں بمبئی ۔ ۱۹ر اگست ۔ بمبئی یونیورسٹی کی سینیٹ کے جلسہ میں یہ تجویز کہ طلباء نے میٹرکولیشن اور ایس ۔ ایل ۔ سی کے پرچہ جات امتحان کے جوابات دیسی زبان میں دیا کریں ۔ ایک دلچسپ مباحثہ کے بعد مسترد ہو گئی ۔

سرحد پر ایک ہوائی جہاز جل گیا شملہ ۔ ۲۲ر اگست ۔ ۱۷ر تاریخ کو چار ہوائی جہاز عبد الرحمن خیل قبیلہ کے مواضعات میں جو محسودوں کے علاقہ بالائی بدر فوجی میں واقع ہیں بم اندازی کرنے کے لئے دردونی سے روانہ ہوئے ۔ ہوائی جہاز ڈی ۔ ۵ ۔ ۴ ۔ الف دردونی میں ہی پھٹ گیا ۔ اور اسی وقت اس میں آگ لگ گئی ۔ تین انگریز افسر جو اس میں سوار تھے مر گئے ۔ دوسرے جہاز کو انجن کے بگڑ جانے کی وجہ سے لدھا میں اترنا پڑا ۔

میاں محمد شفیع کی گورنری کی افواہ لاہور میں افواہ گرم ہے ۔ کہ سر محمد شفیع عنقریب آسام کے گورنر مقرر ہونے والے ہیں ۔ اور سر ولیم مارس گورنر آسام سر ہارکورٹ بٹلر کی جگہ صوبہ متحدہ کے گورنر ہونگے ۔

افغانستان سے پشاور ۔ ۲۱ر اگست ۔ شعبہ سیاسیات کے میجر یٹ کی سرکردگی میں ایک تجارتی [illegible] عنقریب کابل کو روانہ ہوگا ۔ تاکہ افغانی حکومت کے ساتھ ۱۹۲۱ء کے معاہدہ کی شرائط کے مطابق تجارتی معاہدہ کی تفصیلات پر بحث و تمحیص کرے ۔

کیا لالہ ہرکشن لال مستعفی ہو جائیں گے ہمعصر پاؤنیر بوثوق لکھتا ہے ۔ کہ وزیر زراعت پنجاب ممکن ہے ۔ اس وجہ سے مستعفی ہو جائیں کہ ان کا پیش کردہ قانون کرایہ مکانات مسترد اور برآمد گندم سے نگرانی اٹھا لینے کا ریزولیوشن باوجود ان کی مخالفت کے پاس کر دیا گیا ۔ ان دونوں مسئلوں کی بحث کے وقت وزیر زراعت اور ڈائرکٹر زراعت دونوں ایک دوسرے کے مخالف رائے رکھتے تھے ۔

مہاراشٹر کی مخالفت مقاطعہ پونہ ۔ ۲۱ر اگست ۔ قوم پسندان مہاراشٹر کی کانفرنس میں مسٹر کیلکر صدر جلسہ نے پراونشل کانگرس کمیٹی کی صدارت سے اپنے مستعفی ہو جانے کے اسباب بیان کئے ۔ بحث و تمحیص کے بعد ریزولیوشن پاس کئے گئے ۔ کہ مقاطعہ کی تینوں صورتوں کو خیرباد کہا جائے ۔ اور رضاکاران کے حلف کی شرائط میں مناسب ترمیم کی جائے ۔ عدالتوں اور تعلیمی درسگاہوں کے متعلق تو مطالبہ ہے ۔ کہ ان کے مقاطعہ کو کلیتہً خیرباد کہا جائے ۔ البتہ کونسلوں کے مقاطعہ کی نسبت خیال ہے ۔ کہ اس میں وقت کی قید لگائی جا سکتی ہے ۔

مظلوم موپلوں کو شاہ افغانستان کی مدد دہلی ۔ ۱۹ر اگست ۔ ہز میجسٹی امیر افغانستان نے بوساطت مسٹر محمد نعمانی سکرٹری مالابار ریلیف کمیٹی شملہ ایک ہزار روپیہ کا عطیہ عطا فرمایا ہے ۔

نئے گورنمنٹ کالج ہمعصر ٹریبیون لاہور تحریر کرتا ہے ۔ کہ ہمیں معلوم ہوا ہے ۔ کہ وزیر تعلیم نے جلد ہی تین انٹرمیڈیٹ گورنمنٹ کالج قائم کئے جانے کی تجویز کی ہے ۔ جن میں سے ایک کیمبل پور میں کھولا جائیگا ۔

وزیر تعلیم پنجاب کے خلاف عرضداشت لیجسلیٹو کونسل کے بیس ہندو اراکین میں سے ۸ نے اور ۵ سکھ اراکین میں سے ۴ نے ملکر ایک میموریل گورنر پنجاب کے پاس روانہ کیا ہے ۔ جس میں بعض محاکم منتقلہ کے نقائص و عیوب ظاہر کئے ہیں ۔ انہوں نے گورنر سے استدعا کی ہے کہ آنریبل میاں فضل حسین وزیر تعلیمات اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں ۔ اس کا تدارک کیا جائے کیونکہ جب سے انہوں نے اپنے عہدہ کا چارج لیا ہے ۔ انہوں نے کئی احکام نافذ کئے ہیں ۔ جن میں مسلمانوں کو پنجاب کی دیگر قوموں پر ناواجب فوقیت دی گئی ہے ۔

کراچی میں انجمن فلاح و بہبود کراچی ۔ ۲۲ر اگست ۔ سر مانٹیگو [illegible] نے صوبہ سندھ کی مزید ترقی کے لئے "لیگ آف پروگریس" کے نام سے ایک مستقل انجمن بنائی ہے ۔ جس کی غرض یہ ہے کہ باہمی افہام و تفہیم سے ترقی ہو ۔ اور حکومت کے تمام محکموں کے ساتھ زیادہ قریبی تعلق قائم ہو ۔

ٹائپ رائٹروں کے غبن کا مقدمہ الہ آباد ۔ ۲۲ر اگست ۔ بابو ہر نرائن پرشاد منیجنگ ڈائرکٹر انسائیکلوپیڈیا یا ڈائرکٹری کمپنی کے خلاف تیس ہزار روپے کی مالیت کے ۴۷ ٹائپ رائٹنگ مشینوں کے خورد برد کرنے اور فریب دینے کے الزام میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے ۔

کپاس کی فصل کلکتہ ۔ ۲۲ر اگست ۔ اگست کے شروع میں جو اندازہ کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے ۔ کہ گذشتہ سال کے ۱۱۹۲۶۰۰۰ ایکڑ کے مقابلہ میں اسوقت ۱۲۴۵۶۰۰۰ ایکڑ زمین پر کپاس کی کاشت ہوئی ہے ۔ اور فصل کی حالت عام طور پر اچھی ہے ۔

کلکتہ کے جولاہوں کی ہڑتال کلکتہ ۔ ۲۳ر اگست ۔ سب پور کے روئی کے کارخانہ کے کاریگروں نے جن کی تعداد ۲ ہزار ہے ۔ اجرتوں میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہوئے ہڑتال [illegible]